محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ، ولا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر۔ (مسند امام احمد وجامع ترمذی۔ ابواب القدر۔ باب لا یرد القدر الا الدعاء)۔

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

- انسان گناہ کا ارتکاب کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔
- تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز رد نہیں کر سکتی۔
- نیکی کے سوا عمر میں کوئی شی اضافہ نہیں کر سکتی۔

یہ حدیث سند کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔ اس کے راوی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے ـــ الفاظِ حدیث سے ظاہر ہے کہ اس میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں:

ایک یہ کہ گناہوں کے مسلسل ارتکاب سے انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے ـــ بات یہ ہے کہ ابتداءً میں انسان کسی وقتی جذبے کے تحت مرتکبِ معصیت ہوتا ہے اور اس کے دل میں اس وقت گناہ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ لیکن آہستہ آہستہ گناہوں کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ ایک کے بعد دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسرے کا ارتکاب اس کی زندگی کا معمول بن جاتا ہے اور وہ گناہ کے مسلسل متواتر ارتکاب کا عادی ہو جاتا ہے۔ پھر نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس وقت تک اسے چین نہیں آتا جب تک کہ گناہ کا ارتکاب نہیں کر لیتا۔ شرابی شراب کی طرف دوڑے گا، جوئے باز جوئے کے لیے بیتاب ہوگا، بھنگی اور چرسی، بھنگ اور چرس کے لیے بے چین ہوگا، سود خور سود کو لازمۂ حیات ٹھہرائے گا، جھوٹ بولنے والا ہر وقت جھوٹ کی چکی چلاتا رہے گا، چغل خور چغلی میں زیادہ سے زیادہ آگے بڑھے گا، سازشی ذہن سازشوں کے نئے سے نئے طریقے سوچے گا، چور

میں مزید مہارت پیدا کرے گا۔ غرض ہر گناہ کا عادی جہاں تک بس چلے گا اس کے ارتکاب میں آگے بڑھنے کے لیے کوشاں ہو گا اور پھر یہی چیز اس کے شب و روز کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن جائے گی، جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ جو وقت گھر کے کام کاج اور کاروبار میں خرچ کرتا ہے وہ وقت برائیوں کے ارتکاب میں صرف کرے گا۔ اس کی توجہ کا مرکز نقطہ معصیت کے مختلف انداز قرار پائے گا جن کے باعث لازماً کاروبار پر اثر پڑے گا، آمدنی میں کمی واقع ہوگی اور آمدنی کم ہونے سے رزق تنگ ہوتا چلا جائے گا۔

دوسرا مطلب اس کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ واقعتہً تو اس کی آمدنی میں کمی پیدا نہیں ہوگی، لیکن بے پناہ برائیوں کے ارتکاب کے سبب اس کا رزقِ حلال بھی متاثر ہوگا اور خیر و برکت سے محروم ہو جائے گا۔ خیر و برکت سے محرومی، رزق سے محرومی کے مترادف ہے۔ دونوں صورتوں میں کوئی صورت بھی ہو، نتیجہ ایک ہی ہے اور وہ ہے رزق اور اس کی خیر و برکت سے محرومی۔

دوسری بات حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے کہ تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز رد نہیں کر سکتی۔ دعا نہایت اہم اور بنیادی شی ہے۔ اگر خلوصِ قلب کے ساتھ کی جائے تو اللہ کی بارگاہ میں لازماً درجۂ قبولیت کو پہنچتی ہے اور ایسی مصیبت کو جس کا وقوع بحالاتِ ظاہری درجۂ یقین کو پہنچ چکا ہے، دور کر دیتی ہے۔

احادیث میں دعا کے بہت سے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔ اگر دعا اسی ذوق و شوق سے مانگی جائے اور اپنی تمام حاجتیں اور ضرورتیں اللہ ہی کے حضور پیش کی جائیں تو یقیناً بہتر نتائج پیدا ہوتے ہیں اور انسان جس چیز کے بارے میں حالات کی ظاہری رفتار دیکھ کر یہ سمجھتا ہے کہ یہ اپنا اثر دکھائے گی، اس کا وقوع ناممکن ہو جاتا ہے اور دعا کی قبولیت تمام غلط اثرات کو زائل کر دیتی ہے۔ قبولیتِ دعا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي۔

کہ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، لوگوں کو چاہیے کہ مجھ ہی سے مانگیں اور مجھ ہی پر ایمان لائیں۔

حدیث میں دعا کو دعا کا مغز اور اصل قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

الدعاء مخ العبادة

دعا عبادت کا مغز ہے۔

یعنی دعا کے بغیر عبادت نامکمل اور مغز سے محروم رہتی ہے۔

تیسری بات اس حدیث میں یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ نیکی کے سوا عمر میں کوئی شے اضافہ نہیں کر سکتی ــــ نیکی پر تواتر و دوام اور دلجمعی سے پابندی کرنا عمر میں اضافے کا موجب بنتا ہے ــــ نیکی برکات و سعادات کا مجموعہ ہے۔ عمر تو وہی رہے گی، جو اللہ کو منظور ہے، لیکن حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان زندگی کے لمحات کو اچھے اور عمدہ اسلوب سے گزارے گا اور یادِ خدا میں مصروف رہے گا تو اسے سکون و اطمینان کی دولت نصیب ہوگی، اور جو ساعتیں بھی بسر ہوں گی، وہ گھبراہٹ، بے چینی، اضطراب اور بے قراری سے پاک اور طمانیتِ قلب اور سکونِ قلب کی نعمتِ بے بہا سے معمور ہوں گی ــــ اس طرح زندگی اگر ماہ و سال کے اعتبار سے تھوڑی بھی ہوگی تو حسنِ عمل اور عمدگیِ کردار اس میں برکت اور خیر پیدا کرنے کا موجب ہوں گے۔

فقہائے ہند

جلد چہارم ــــ حصہ اوّل

(از محمد اسحاق بھٹی)

یہ کتاب سلسلہ فقہائے ہند کی جلد چہارم کا حصہ اول ہے۔ اس میں گیارھویں ہجری کے ایک سو چھبیس علماء و فقہا کی علمی، عملی، فقہی، تدریسی اور تصنیفی مساعی کا احاطہ کیا گیا ہے۔ برصغیر میں یہ شہنشاہ جلال الدین اکبر کا عہد ہے۔ اکبر کے مذہبی افکار اگرچہ عجیب و غریب قسم کے تھے، تاہم علمی اعتبار سے اس کا عہد بڑا زرخیز تھا۔ اس عہد میں برصغیر کے متعدد بلاد و امصار میں علمائے عصر علمی و تحقیقی کاوش کے مختلف میدانوں میں پُرجوش انداز سے سرگرمِ عمل دکھائی دیتے ہیں۔ مقدمۂ کتاب میں اس ضمن کی تمام ضروری تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ نیز بتایا گیا ہے کہ کس کس دور میں ان علمائے کرام سے اکبر کے تعلقات و روابط کی کیا نوعیت رہی۔

صفحات : ۲۸۰   قیمت : -/۱۶ روپے

ملنے کا پتہ : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاھور